۷۸۶

مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات مطلوب ہیں۔

میری والدہ، بیوی، ایک بیٹا، اور تین بیٹیاں زندہ ہیں۔ میری دو خالائیں، ایک ماموں، ایک پھوپھی، اور ایک چچا بھی زندہ ہیں۔ میری اہلیہ (غزالہ صدیقی) کی والدہ، والد، اور ذکر کردہ بیٹا اور تین بیٹیاں بطور وارث موجود ہیں، میری اہلیہ کی ایک خالہ، ایک پھوپھی اور ایک چچا بھی زندہ ہیں۔

اس صورتحال میں درج ذیل سوالات کے جوابات مطلوب ہیں۔

۱......اگر میں (عرفان صدّیقی) یا میری اہلیہ (غزالہ صدّیقی) اپنی زندگی میں اپنی جائیداد تقسیم کرنا چاہیں تو اسکا شرعی طریقہ کیا ہے؟

۲......اگر میرا انتقال اپنی اہلیہ کے انتقال سے قبل ہو جائے اور مذکورہ بالا ورثاء زندہ ہوں تو میراث کی تقسیم کا کیا طریقہ ہوگا؟

۳......اگر میری اہلیہ کا انتقال میرے انتقال سے قبل ہو جائے اور مذکورہ بالا ورثاء زندہ ہوں تو میراث کی تقسیم کا کیا طریقہ ہوگا؟

دارالافتاء

(سائل) عرفان صدّیقی۔ کراچی

الجواب حامداً ومصلیاً

۱......آپ اور آپکی اہلیہ اپنی صحت والی زندگی میں یعنی مرضِ وفات میں مبتلا ہونے سے پہلے اپنی تمام جائیداد اور املاک کے تنہا مالک ہیں، اسمیں دیگر وارثوں کا کوئی حق نہیں، نہ ہی کوئی وارث ان سے ان کی زندگی میں وراثت کا کوئی حصہ مانگ سکتا ہے، ہاں اگر آپ اور آپکی اہلیہ چاہیں تو اپنی خوشی سے بطورِ ہبہ (گفٹ) اپنی ذاتی جائیداد وغیرہ اپنے بچوں یا والدین میں تقسیم کر سکتے ہیں، اس صورت میں بہتر یہ ہے کہ پہلے وہ اپنی بقیہ زندگی کے لئے جو کچھ رکھنا چاہیں رکھ لیں، تاکہ بعد میں محتاج نہ ہونا پڑے، اور اسکے بعد بقیہ مال میں سے آپ کم از کم آٹھواں حصہ اپنی اہلیہ کو دیں اور آپکی اہلیہ کم از کم چوتھائی حصہ آپکو دیں، اسکے بعد جو بچے اسمیں سے آپ اپنی والدہ کو اور آپکی اہلیہ اپنے والد اور والدہ میں سے ہر ایک کو چھٹا حصہ دیں، اسکے بعد جو بچے وہ اپنی تمام اولاد میں برابر برابر تقسیم کر دیں اور اگر آپ اور آپکی اہلیہ میراث کے اصول کے تحت بیٹے کو بیٹی سے دوگنا دینا چاہیں تو وہ بھی درست ہے، لیکن بیٹی کا حصہ مجموعی طور پر مزید کم کرنا جائز نہیں، نیز کسی اولاد کو اسکی ضرورت یا خدمت یا طبعی طور پر زیادہ محبت کی وجہ سے کچھ اضافی مال دینا درست ہے

بشرطیکہ ایک کو اضافی حصہ اسلئے نہ دیا جائے کہ دوسری اولاد کو کسی بغض یا نفرت کی وجہ سے نقصان پہنچانا یا محروم کرنا مقصود ہو، اور یہ بھی یاد رہے کہ ہر ایک کا حصہ باضابطہ تقسیم کر کے مالک وقابض بنا کر دیا جائے، صرف کاغذات میں نامزد کر دینا یا قابلِ تقسیم جائیداد کو مشترکہ طور پر بلا تقسیم دے دینا شرعاً معتبر نہیں، اس طرح کسی کی ملکیت نہیں ہوتی۔ (تبویب ۱۳/۹۳۱)

۲...... یہ سوال قبل از وقت ہے، البتہ اگر (بالفرض) آپ کے انتقال کے وقت یہی ورثہ زندہ رہے جو سوال میں مذکور ہیں، تو میراث کی تقسیم درج ذیل طریقہ سے ہوگی۔

آپ اپنے انتقال کے وقت اپنی ملکیت میں جو کچھ منقولہ وغیر منقولہ مال و جائیداد، مکان، پلاٹ، کپڑے، برتن، زیورات، سونا، چاندی، نقد رقم اور دیگر چھوٹا بڑا ساز وسامان چھوڑیں گے، وہ سب آپ کا ترکہ ہوگا، اس ترکہ سے سب سے پہلے آپکے کفن ودفن کے متوسط اخراجات نکالے جائیں گے، اگر کوئی یہ اخراجات بطورِ احسان ادا کرے گا تو پھر انہیں ترکہ سے نہیں نکالا جائے گا، اسکے بعد اگر آپ کے ذمہ کوئی قرضہ واجبُ الأداء ہوگا تو اسے ادا کیا جائے گا، اگر آپ نے اپنی بیوی کا مہر ادا نہیں کیا اور بیوی نے خوشدلی سے معاف بھی نہیں کیا تو وہ بھی قرضہ ہے اسے بھی ادا کیا جائے گا، اسکے بعد اگر آپ نے کوئی جائز وصیت کی ہوگی تو باقی ترکہ کی ایک تہائی کی حد تک اسے نافذ کیا جائے گا، اسکے بعد جو کچھ بچے گا اسکے کل ایک سو بیس حصے کیے جائیں گے جنمیں سے والدہ کو بیس (20) حصے ملیں گے، بیوی کو پندرہ (15)، بیٹے کو چونتیس (34) اور ہر بیٹی کو (17) حصے دئے جائیں گے۔ تقسیم کا نقشہ درج ذیل ہے۔

مسئلہ 120/24

والدہ	بیوی	بیٹا	بیٹی	بیٹی	بیٹی
4	3			17/85	
20	15	34	17	17	17
16.66%	12.5%	28.33%	14.16%	14.16%	14.16%

دارالافتاء

واضح رہے کہ سوال میں ذکر کردہ ورثہ میں سے کسی کا اگر آپ کے انتقال سے قبل انتقال ہو گیا تو مسئلہ کا حکم بدل جائے گا، ایسی صورت میں مسئلہ دوبارہ معلوم کر لیا جائے۔

۳...... یہ سوال بھی قبل از وقت ہے، البتہ اگر آپکی اہلیہ نے اپنے انتقال کے وقت یہی ورثہ چھوڑے جو سوال میں مذکور ہیں تو میراث کی تقسیم درج ذیل طریقہ سے ہوگی، اور اگر مذکورہ ورثہ میں سے کسی کا آپکی اہلیہ کے انتقال سے قبل انتقال ہو گیا تو مسئلہ دوبارہ معلوم کر لیا جائے۔

آپکی اہلیہ اپنے انتقال کے وقت اپنی ملکیت میں جو کچھ منقولہ وغیر منقولہ مال وجائیداد، مکان، پلاٹ، کپڑے، برتن، زیورات، سونا، چاندی، نقد رقم اور دیگر چھوٹا بڑا اساز وسامان چھوڑیں گی، وہ سب انکا ترکہ ہوگا، اس ترکہ سے سب سے پہلے حقوقِ متقدمہ علی الارث (یعنی بالترتیب کفن دفن کے اخراجات، واجب الاداء قرض، اور ایک تہائی کی حد تک کسی جائز وصیت کا نفاذ، جیسا کہ تفصیلاً جواب نمبر ۲ میں مذکور ہوا) پورے کئے جائیں گے، اسکے بعد جو کچھ بچے اسکے کل بارہ حصے کئے جائیں گے، جسمیں سے آپکی اہلیہ کے والد اور والدہ میں سے ہر ایک کو دو دو (2) حصے دئے جائیں گے، شوہر کو تین (3)، بیٹے کو دو (2)، اور ہر بیٹی کو ایک (1) حصہ دیا جائے گا۔

تقسیم کا نقشہ درج ذیل ہے۔

مسئلہ 12

والدہ	والد	شوہر	بیٹا	بیٹی	بیٹی	بیٹی
2	2	3	2	1	1	1
16.66%	16.66%	25%	16.66%	8.33%.	8.33%	8.33%

واللہ تعالیٰ اعلم

بلال قاضی

دارالافتاء دارالعلوم کراچی

۱۴۲۹/۴/۱۹ھ

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفراللہ

۲۰/۴/۱۴۲۹ھ

نائب مفتی

دار الافتاء

فتویٰ نمبر ۳۷/۱۰۵۰

مورخہ ۲۰/۴/۲۹ھ